Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

محمد محب اللہ ودیگر

بنام

سیٹھ چامن لال (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے ودیگران

تاریخ فیصلہ: 18 ستمبر، 1991

[رنگاناتھ مشرا، چیف جسٹس، اے ایم احمدی اور پی بی ساونت، جسٹس صاحبان۔]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908-دفعات 107(2)149، آرڈر VII-اپیل کی یادداشت پر مناسب عدالت فیس ادا نہیں کی گئی ہے۔اپیلیٹ عدالت کی ذمہ داری کی نشاندہی کی گئی ہے مدعی- اپیل کنندگان کی غفلت کے باعث فریقِ مخالف کو اخراجات دیے جائیں گے۔

وقف بورڈ کی طرف سے ایک استثنی نوٹیفکیشن کے ذریعے عرضی دعوی پر 15 روپے کی عدالت کی فیس ادا کی گئی۔اس کی اپیل کی یادداشت پر، مدعی نے عدالتی فیس کی اتنی ہی رقم ادا کی تھی۔

جواب دہندگان نے اپیل کی یادداشت کو مسترد کرنے کا مطالبہ کیا کیونکہ اس پر کافی مہر نہیں لگائی گئی تھی۔

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے اپیل کی یادداشت کو مسترد کر دیا۔

عدالت عالیہ نے مداخلت نہیں کی، جب مدعی نے اس کے سامنے معاملہ اٹھایا۔

لہذا مدعی کی طرف سے خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل اس دلیل کے ساتھ کی گئی ہے کہ فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کو اپیل کی یادداشت کو مسترد کرنے کے بجائے ایک موقع دیا جانا چاہیے تھا اور اپیل کنندہ کو اس کمی کو دور کرنے کے لیے بلایا جانا چاہیے تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: 1. جب نچلی اپیلٹ عدالت نے فیصلہ دیا کہ اپیل کے میمورنڈم پر کافی مہر نہیں لگائی گئی تھی، تو عدالت کو اپیل کنندہ کو موقع دینا چاہیے تھا کہ وہ بقیہ عدالت کی فیس کو اشارہ کیے جانے والے وقت کے اندر ٹھیک کرے اور اگر عدالت کی ہدایت کی تعمیل کرنے میں ناکامی ہوتی تو اپیل کے میمورنڈم کو مسترد کیا جا سکتا تھا۔ یہ موقع نہ دیے جانے کی وجہ سے اپیل کو خارج کرنا مناسب نہیں تھا۔

2. یہ اپیل گزاروں کی طرف سے لاپرواہی کا معاملہ ہے اور اس لیے تقریباً 10 سال سے ان کارروائیوں میں گھسیٹے جانے والے جواب دہندگان کو 1000 روپے کے اخراجات کے طور پر معاوضہ دیا جانا چاہیے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1290، سال 1979۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ریگولیر سیکنڈ اپیل نمبر 1001، سال 1966 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے دھرو مہتا اور ایس کے مہتا (این پی)۔

جواب دہندہ کے لیے جے ڈی جین۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ مدعی وقف بورڈ کی طرف سے خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے۔ گزرنے اور اس پر قبضہ کرنے کے حق کے اعلان کے لیے اس کا دعویٰ ٹرائل کورٹ نے مسترد کر دیا تھا، کرنال کے ڈسٹرکٹ جج کے سامنے ٹائٹل اپیل دائر کی گئی تھی۔ وقف بورڈ کی طرف سے دائر کیے گئے اس قسم کے مقدمے میں عرضی دعوی پر استثنی کے نوٹیفکیشن کے ذریعے 15 روپے کی دعویٰ ی فیس قابل ادائیگی ہے۔ اس کی اپیل کی یادداشت پر، مدعی نے عدالتی فیس کی اتنی ہی رقم بھی ادا کی تھی۔ عدالتی فیس کی کافی مقدار پر اعتراض اٹھایا گیا اور جواب دہندگان نے اپیل کی یادداشت کو مسترد کرنے کا مطالبہ کیا کیونکہ اس پر کافی مہر نہیں لگائی گئی تھی۔ در حقیقت 638 روپے کی عدالتی فیس قابل ادائیگی تھی لیکن 15 روپے کی عدالتی فیس ادا کی گئی تھی۔ اس معاملے پر ابتدائی طور پر اپیلٹ عدالت نے غور کیا اور 5.5.1966 کے حکم سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے اعتراض کو برقرار رکھا اور اپیل کی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یادداشت کو مسترد کرنے کی ہدایت کی۔ جب مدعی معاملے کو اپنے سامنے لے گیا تو عدالت عالیہ نے مداخلت نہیں کی۔ بالآخر اس عدالت نے خصوصی اجازت دے دی تھی اور اجازت کی منظوری کے وقت درج ذیل حکم دیا گیا تھا:

"چونکہ درخواست گزار بلاتعصب کے ضلعی جج کے سامنے اپیل کے میمو پر خسارے کی عدالت کی فیس ادا کرنے کو تیار ہے، اس لیے ہم دوسری طرف شوکاز نوٹس جاری کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔"

یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ جب یہ حکم 27.11.1978 پر دیا گیا تھا تب بھی یہ معاملہ تقریباً 13 سال بعد حتمی نمٹائے جانے کے لیے آ رہا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کے سامنے یہ عرضی کہ اپیل دعویٰ تسلسل ہے اور وہی عدالتی فیس جو عرضی دعوی پر قابل ادائیگی تھی، اپیل میں مناسب تھی، صحیح طور پر مسترد کر دی گئی تھی۔ مقدمے کی سماعت کے مرحلے پر، ایک چھوٹ تھی اور چونکہ یہ خاص طور پر مقدمے کی سماعت کے مرحلے تک محدود تھی اس لیے اپیل کے مرحلے پر بھی فائدہ کا دعوی کرنے کی کوئی بنیاد نہیں تھی۔ لیکن جب فاضل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے فیصلہ دیا کہ اپیل کے میمورنڈم پر کافی مہر نہیں لگائی گئی تھی، اپیل کے میمورنڈم کو یکسر مسترد کرنے کے بجائے، ایک موقع دیا جانا چاہیے تھا اور اپیل کنندہ کو اس کمی کو دور کرنے کے لیے بلایا جانا چاہیے تھا۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر VII کی توضیعات کے تحت جو مقدمہ پر لاگو ہوتا ہے، جب عرضی دعوی مناسب عدالتی فیس برداشت نہیں کرتا ہے تو یہ قانون کی ضرورت ہے۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کا دفعہ 107(2) فراہم کرتا ہے:

"(2) مذکورہ بالا کے تابع، اپیلٹ عدالت کے پاس وہی اختیارات ہوں گے اور وہ تقریباً وہی فرائض انجام دے گی جو اس ضابطے کے ذریعے اصل دائرہ اختیار کی عدالتوں کو اس میں قائم کردہ مقدمات کے سلسلے میں تفویض اور عائد کیے گئے ہیں۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کا دفعہ 149 فراہم کرتا ہے:

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"جہاں عدالتی فیس سے متعلق فی الحال قانون کے ذریعہ کسی دستاویز کے لیے مقرر کردہ کسی فیس کا پورا یا کوئی حصہ ادا نہیں کیا گیا ہے، عدالت اپنی صوابدید پر، کسی بھی مرحلے پر، اس شخص کو، جس کے ذریعے ایسی فیس قابل ادائیگی ہے، اس طرح کی عدالتی فیس کا پورا یا حصہ ادا کرنے کی اجازت دے سکتی ہے؛ اور اس طرح کی ادائیگی پر وہ دستاویز، جس کے سلسلے میں ایسی فیس قابل ادائیگی ہے، وہی طاقت اور اثر رکھے گی جیسے کہ پہلی بار میں اس طرح کی فیس ادا کی گئی ہو۔"

ان دونوں توضیعات کو ایک ساتھ پڑھ کر اور طریقہ کار کی انصاف پسندی کو مد نظر رکھتے ہوئے، ہم اپیل کنندہ کے وکیل سے اتفاق کرنے کے لیے مائل ہیں کہ جب نچلی اپیلٹ عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ اپیل کے میمورنڈم پر کافی مہر نہیں لگائی گئی تھی، تو عدالت کو اپیل کنندہ کو ایک موقع دینا چاہیے تھا کہ وہ اشارہ کیے جانے والے وقت کے اندر بقایا کورٹ فیس کو ادا کرے اور اگر عدالت کی ہدایت کی تعمیل کرنے میں ناکامی ہوتی تو اپیل کے میمورنڈم کو مسترد کیا جا سکتا تھا۔ یہ موقع نہ دیے جانے کی وجہ سے ہمارا خیال ہے کہ اپیل کو خارج کرنا مناسب نہیں تھا۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اپیل دائر کرتے وقت یادداشتِ اپیل پر واجب الادا باقی عدالت فیس چار ہفتوں کے اندر ادا کرے گا۔ اگر مقررہ مدت میں عدالت فیس ادا کر دی جاتی ہے، تو عنوانی اپیل کو بحال کر کے قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ بصورت دیگر، خارجگی کا حکم برقرار رہے گا۔

ہم فریقِ مخالف کے وکیل سے متفق ہونے کی طرف مائل ہیں کہ یہ معاملہ اپیل کنندگان کی غفلت کا ہے، اور چونکہ فریقِ مخالف کو تقریباً دس سال تک ان عدالتی کارروائیوں میں گھسیٹا گیا ہے، اس لیے اُنہیں معاوضہ دیا جانا چاہیے۔ ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اپیل عدالت میں مناسب عدالت فیس کی ادائیگی پر اپیل کی بحالی اس اضافی شرط کے ساتھ مشروط ہوگی کہ فریقِ مخالف کو ایک ہزار روپے بطور اخراجات ادا کیے جائیں۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔